کتاب النکاح

نکاح کا معنی

عربی زبان میں نکاح وطی اور عقد یعنی ایجاب وقبول کو کہتے ہیں۔بعض علماء فرماتے ہیں کہ دونوں معنی حقیقی ہیں اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ دونوں معنی حقیقی نہیں ہیں بلکہ ایک معنی حقیقی ہے اور دوسرا معنی مجازی ہے۔کسی لفظ کو جس معنی کیلئے وضع اور مقرر کیا جائے وہ اس لفظ کا حقیقی معنی کہلاتا ہے اور پھر اس لفظ کو کسی دوسرے معنی کیلئے استعمال کرلیا جائے تو وہ اس کا مجازی معنی کہلاتا ہے جیسے لفظ ''شیر'' اردو زبان میں ایک جنگلی درندے کیلئے وضع ومقرر کیا گیا ہے البتہ شیر کا لفظ کبھی کبھار بہادر آدمی کیلئے بھی استعمال کرلیا جاتا ہے تو جنگلی درندہ اس لفظِ ''شیر'' کا حقیقی معنی ہے اور بہادر آدمی اس کا مجازی معنی ہے۔

چنانچہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ لفظ نکاح حقیقت ہے وطی میں اور مجاز ہے عقد میں یعنی وطی اس کا حقیقی معنی ہے اور عقد اس کا مجازی معنی اور بعض علماء اس کے برعکس فرماتے ہیں کہ لفظ نکاح کا حقیقی معنی عقد یعنی ایجاب وقبول ہے اور مجازی معنی وطی ہے۔وطی کا معنی ہے مرد کا عورت سے مباشرت کرنا اور صحبت کرنا۔

بعض علماء کے نزدیک یہ دونوں معنی حقیقی ہیں یعنی لفظ نکاح مشترک لفظی ہے ان دونوں معنی کیلئے۔مشترک لفظی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لفظ نکاح کو دونوں معنی یعنی وطی اور عقد کیلئے الگ الگ وضع کیا گیا ہے لہٰذا یہ دونوں اس کے حقیقی معنی ہیں۔

جبکہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ لفظ نکاح مشترک معنوی ہے وطی اور عقد کیلئے کیونکہ نکاح کا حقیقی معنی ہے ضم الشیء إلی الشیء یعنی ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملانا اور جوڑنا اور یہ معنی ومفہوم صادق آتا ہے عقد پر بھی اور وطی پر بھی۔عقد میں بھی ایک مرد اور عورت کو ملا دیا جاتا ہے اور ان میں جوڑ پیدا کردیا جاتا ہے اور پھر یہ میاں بیوی کہلاتے ہیں۔اسی طرح وطی میں بھی ملانے کا معنی موجود ہے کہ ایک شرمگاہ کا ملانا دوسری شرمگاہ سے۔

شامی وغیرہ میں ہے النکاحُ لغۃً حقیقۃٌ فی الوطیِ مجازٌ فی العقدِ وقیل بالعکسِ ونَسَبَہ الأصولیونَ إلی الشافعیِ رحمہ اللہ تعالیٰ وقیل مشترکٌ لفظیٌ وقیل موضوعٌ للضّمِ الصادقِ علی العقدِ والوطیِ۔

یہ تو نکاح کا لغوی معنی بیان ہوا۔جبکہ نکاح کا شرعی اور اصطلاحی معنی وتعریف یہ ہے النکاحُ ھو عقدٌ یفیدُ مِلکَ الْمُتعَۃِ قصداً یعنی نکاح ایسا عقد ہے جس کے ذریعے خاوند کا بیوی سے نفع اٹھانا اور صحبت کرنا جائز ہوجاتا ہے اور اس عقد کے ذریعے یہی نفع اٹھانا مقصود ہوتا ہے۔قصداً کی قید کے ذریعے باندی کی بیع وشراء کو خارج کردیا۔باندی کو خریدا جائے تو آقا کو ملک متعہ حاصل ہوتی ہے اور آقا کیلئے اس سے صحبت جائز ہوجاتی ہے مگر باندی خریدنے کے ذریعے اصل مقصود ملک متعہ نہیں ہوتی بلکہ اصل مقصود ملک رقبی ہوتی ہے یعنی باندی کی ذات کا مالک بننا مقصود ہوتا ہے اور جب انسان باندی کی ذات کا مالک بنتا ہے تو ذات کے تابع ہوکر مالک کیلئے ملک متعہ بھی حاصل ہوجاتی ہے۔تو قصداً کی قید کے ذریعے باندی کی بیع کو نکاح کی تعریف سے نکال دیا، باندی کی بیع وشراء کو نکاح نہیں کہہ سکتے کیونکہ باندی میں ملک متعہ قصداً حاصل نہیں ہوتی بلکہ تبعاً حاصل ہوتی ہے۔

نکاح کا حکم

نکاح کا حکم مختلف ہے باعتبارِ اختلافِ احوال۔کبھی نکاح فرض ہوتا ہے، کبھی واجب، کبھی سنت، کبھی حرام اور کبھی مکروہ تحریمی۔فقہاء لکھتے ہیں کہ نکاح واجب ہے عندالتَّوَقان ای عندالاشتیاق یعنی جب عورت کی رغبت وشوق ہو اور زنا میں مبتلا ہونے کا خوف ہو اور اگر زنا میں مبتلا ہونے کا یقین ہو تو نکاح فرض ہے لیکن چند شرطیں ہیں جن کا بیان آگے آئیگا۔

حالتِ اعتدال میں نکاح سنت مؤکدہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی وجہ سے اور نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول مبارک کی وجہ سے النکاحُ مِن سُنَّتِی فمن رَّغِبَ عن سنتی فَلَیْسَ مِنِّی۔ یعنی نکاح میری سنت ہے جس شخص نے میری سنت سے منہ موڑا اس کا مجھ سے تعلق نہیں۔نیز حدیث ہے اَرْبَعٌ مِن سُنَنِ الْمُرْسَلِینَ: الحیاءُ، وَالتَّعَطُّرُ، وَالسِّوَاکُ، والنِّکاحُ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ چار چیزیں رسولوں کی سنت میں سے ہیں: حیاء رکھنا، خوشبو استعمال کرنا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔نیز حدیث ہے تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَاِنِّی مُکَاثِرٌ بِکُمُ

الْأُمَمَ. یعنی آپ ﷺ نے فرمایا" ایسی عورتوں سے شادی کرو جو بہت محبت کرنے والی اور بہت بچے جننے والی ہوں۔ بلاشبہ میں تمہاری کثرت کے ذریعے دیگرامتوں پرفخر کروں گا"۔ نیز حدیث میں ہے مَنۡ تَزَوَّجَ فَقَدِاسۡتَکۡمَلَ نِصۡفَ الۡاِیۡمانِ؛ فَلۡیَتَّقِ اللّٰہَ فِی النِّصۡفِ الباقِیۡ. جس نے نکاح کرلیااس نے آدھاایمان بچالیا۔ پھرباقی آدھے کے بچانے میں اللہ سے ڈرتا رہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی اورامام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کااس مسئلے میں اختلاف ہے کہ نکاح کرنا بہتر ہے یا نکاح کے بغیر زندگی گزارنا۔امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ تزوّج یعنی شادی بہتر ہےاورسنت مؤکدہ ہےحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی وجہ سے اور مذکورہ احادیث وغیرہ کی وجہ سے۔لیکن امام شافعی رحمہ اللہ تعالی ترکِ تزوّج کو بہتر قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ نکاح کی وجہ سے عموماًانسان بڑے مصائب میں مبتلا ہوجاتا ہے نیز نکاح کی وجہ سے عبادت کا موقع کم ملتا ہے کیونکہ انسان اہل وعیال کی ضروریات پوری کرنے میں لگارہتا ہے۔

بہرحال عندالاحناف نکاح فرض ہوتا ہے یاواجب یاسنت لیکن چندشرطیں ہیں۔

<u>شرائطِ نکاح</u>

اول یہ ہے کہ مالک مہرہو آجِلاً یا عاجِلاً یعنی فی الحال مہراس کے پاس موجودہو یا مہرکماکرادا کرنے کے قابل ہو۔ ۲- مالک نفقہ ہویعنی بیوی کونفقہ دے سکے یا نفقہ کماکرکھلانے کے قابل ہو۔ ۳-خوفِ جوروظلم نہ ہویعنی یہ خوف نہ ہوکہ میں بیوی پرظلم وستم کرونگا۔ ۴- قادرعَلَی السَّکَن بھی ہویعنی بیوی کیلئے رہائش کا انتظام کرسکے۔علماء لکھتے ہیں کہ اگر مالک مہرونفقہ نہ ہوتو نکاح مکروہ تحریمی ہے اوراگرطبیعت ظالمانہ ہےاور بیوی پر ظلم وستم کرنے کاخوف ہےتوایسے شخص کیلئے بھی نکاح مکروہ تحریمی ہےاوراگرظلم وستم کرنے کایقین ہوتو پھرنکاح حرام ہے۔

عقدنکاح کے صحیح ہونے کیلئے چندشرطیں ہیں۔حُضُورُ شاہِدَیۡنِ حُرَّیۡنِ مُکَلَّفَیۡنِ سامِعَیۡنِ قَوۡلَہُما فاھِمَیۡنِ مُسۡلِمَیۡن ہوں یعنی دوگواہ عقدکے وقت موجودہوں اوروہ آزادہوں مکلّف ہوں یعنی عاقل بالغ ہوں اوراپنے کانوں سے ایجاب وقبول کوسن لیں اوراس ایجاب وقبول کامعنی انہیں سمجھ آرہاہواوروہ دونوں گواہ مسلمان ہوں یا گواہ ایک مرداوردوعورتیں ہوں اوران میں مذکورہ تمام شرائط پائی جائیں۔

توشاہِدَین کی پانچ شرطیں ہوئیں۔بعض علماء نے چھٹی شرط کااضافہ بھی کیاکہ دونوں گواہ انسان ہوں لہٰذاصرف جنات کی موجودگی میں نکاح نہیں ہوگا۔بعض نے ایک اورشرط بھی لگائی کہ نکاح اپنی ہی جنس کے ساتھ ہوناچاہئے لہٰذاجنیہ کے ساتھ انسان کا نکاح جائزنہیں۔

<u>نکاح کی مصلحتیں اورآفات</u>

امام غزالی رحمہ اللہ تعالی نے نکاح کی کچھ آفات بھی ذکر کی ہیں اور کچھ فوائد بھی۔فوائد پانچ ہیں۔۱-تحصیل اولاد۔ ۲-کسرشہوت یعنی شہوت کا علاج۔ ۳-تدبیرمنزل یعنی گھر کا انتظام وانصرام سنبھالنااوراسے چلانا۔ ۴- کثرتِ عشیرہ یعنی خاندان کا بڑھ جانا کیونکہ نسبی رشتوں کے ساتھ ساتھ اب نئے سسرالی رشتے بھی بن گئے۔ ۵- جہاد بالنفس باداء حقوقھن یعنی جہاد بالنفس کا زیادہ موقع ملے گا کہ اب اہل خانہ کے حقوق بھی اداء کرنے پڑیں گے۔ اورآفات تین ہیں۔۱-عجزعن طلب الحلال یعنی اہل خانہ کی ضروریات پوری کرنے کیلئے طلب حلال کی کوشش انسان کوعاجز کردیتی ہے اوروہ فقروفاقہ میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ ۲-قصورعن اداء حقوقھن یعنی انسان اپنے اہل خانہ کے حقوق صحیح طورپرادانہیں کرتااورنتیجے کے طورپرآخرت میں عظیم مواخذے کامستحق بن جاتا ہے۔ ۳- اہل خانہ واولاد مانع بنتے ہیں عبادت سے یعنی انسان اہل وعیال اوراولاد کی ضروریات پوری کرنے میں لگارہتا ہےاوراس طرح اسے اللہ تعالی کی عبادت کرنے کاموقع کم ملتا ہے۔

بہرحال نکاح اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے۔اس میں دنیاکے ساتھ ساتھ دین کابھی بڑافائدہ ہے۔آدمی گناہ سے بچتاہے۔دل مطمئن ہوجاتاہے۔فائدہ کافائدہ اورثواب کاثواب۔میاں بیوی کاپیاروموحبت کی باتیں کرنا،ہنسی دل لگی کرنانفل نمازوں سے بہتر ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ اہل وعیال والےشخص کی دورکعتیں بغیراہل وعیال والےشخص کی سترکعتوں سے بہترہیں اوردوسری حدیث میں بجائے ستر کے بیاسی کاعدد ذکرہواہے کہ اہل وعیال والےشخص کی دورکعتیں بغیراہل وعیال والےشخص کی بیاسی رکعتوں سے بہترہیں۔